وحید اشرف

# سفر زیاراتِ مقدسہ

---

۷؍محرم الحرام ۱۴۳۳ ہجری مطابق ۳؍ڈسمبر ۲۰۱۱ء بروز شنبہ بوقت دوپہر ۲؍بج کر ۱۵ منٹ پر سکندرآباد ریلوے اسٹیشن سے بذریعہ راجکوٹ اکسپرس، بڑودہ (گجرات) کے لئے ہمارا سفر شروع ہوا۔ ہمارے ساتھ بشمول راقم میرِ کارواں جناب محمد معین الدین خاں صاحب دولت زئی‘ جناب عنایت علی خان صاحب دولت زئی جناب شمس الدین علی خان صاحب حسین زئی، جناب عبدالکریم صاحب اہلِ اپل گوڑہ‘ جناب عبدالکریم صاحب (موظف پرنٹنگ پریس)، جناب معظم علی خاں صاحب‘ جناب رحمان خان صاحب مہمند زئی، ان کے دو فرزندان اسوان مہدی خاں مہمند زئی، اعظم مہدی خاں مہمند زئی، جناب مسعود احمد خان صاحب مہمند زئی، جناب سرور خان صاحب جالو زئی‘ جناب محمد ابراہیم صاحب‘ جناب غلام رسول صاحب‘ جناب محمد اسمٰعیل صاحب اس طرح ہم سب پندرہ افراد تھے۔ جناب محمد معین الدین خان صاحب دولت زئی ہمارے سفر کے میرِ کارواں تھے۔ نہایت مخلص اور تنظیمی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اسی لئے ان کا ہر حکم تمام برادراں بڑی ہی فرمانبرداری کے ساتھ بلا چوں و چرا مانتے تھے۔ اس سے اس بات کا پتہ بھی چلتا ہے کہ تمام دوست ان سے محبت رکھتے ہیں۔ برادر محمد معین الدین خاں دولت زئی کی نیابت میں ہمارا یہ دوسرا سفر تھا۔ پہلا سفر دو سال قبل بتاریخ ۲۰ صفر ۱۴۳۰ھ مطابق ۱۶؍فبروری ۲۰۰۹ء بروز یکشنبہ واقع ہوا تھا اس سفر میں سید خوند میر اہلِ دائرہ نو مرحوم جو بڑے خلیق اور ہر دل عزیز دوستوں میں سے تھے‘ جناب خورشید علی خاں صاحب اور رحمان خاں صاحب کے ایک فرزند

PDF Created with deskPDF PDF Writer - Trial :: http://www.docudesk.com

فرحان مہدی خاں بھی شامل تھے۔ جناب خورشید علی خان اور فرحان مہدی خاں اس وقت ہمارے ساتھ سفر میں شریک نہیں ہوئے۔

پیر کے دن سوا بارہ بجے کے قریب بڑودہ (وڈودرہ) پر اُترے وہاں سے بذریعہ تین ٹاٹا انڈیکا' روضۂ حضرت شاہِ خوندمیر رضی اللہ عنہ سوا دو بجے پہنچے اس آرام گاہ میں حضرت بندگیمیاں شاہِ خوندمیرؒ کے ساتھ آپؒ کے صاحبزادے حضرت بندگیمیاں سید جلالؒ ، برادر حضرت بندگیمیاں سید عطنؒ عطاء اللہ، ماموں میاں ملک حمادؒ اور خالو میاں ملک میانجیؒ کے سر کے پوست مبارک ہیں (تفصیل کے لئے دیکھئے سیرت شاہِ خوندمیرؒ)۔ تین دن یہاں قیام رہا۔

۱۱؍محرم ۷؍ڈسمبر بروز پیر گجرات کی زیارتوں کے لئے نکلے۔ شہر احمد آباد کی زیارتوں میں اس بار حضرات امام الشہد اُرنگ ریز برادرانؒ کی زیارت نہ ہوسکی اور اس وقت بھی حضرت میاں سید علیؒ فرزند امام مہدی علیہ السلام کی زیارت سے محروم رہے جن کو قلعہ کی ایک دیوار میں زندہ چُن دیا گیا تھا۔ اس وقت شام کے چھ بج چکے تھے۔ بعد مغرب میاں لاڑ شاہ رضی اللہ عنہ ُکی زیارت کی۔ آپ کی مزارِ شریف گنجان آبادی والے محلّہ کے ایک تنگ کمرے میں ہے۔ یہاں کوئی تسبیح نہیں ہے۔ حضرت بندگیمیاں شاہِ خوندمیرؒ نے رنگریز شہید برادرانؒ کو مقدمۂ جنگ کہا ہے۔ ان برادران (رنگریز شہداءؒ) کی لحد بھی ایک تنگ کمرے میں واقع ہے یہاں ہماری تسبیح آویزاں ہے۔ میاں سید علیؒ ابنِ امام مہدی علیہ السلام کی زیارت کا قصد کیا، جنہیں ظالموں نے قلعہ کی ایک دیوار میں زندہ چن دیا تھا۔ لیکن ہم زیارت سے محروم رہے کیوں کہ یہاں کا دروازہ صرف جمعرات کو ہی کھلتا ہے۔ انشاءاللہ پھر کبھی ہماری آنکھیں اس دیوار کی دیدہ بوسی کا شرف حاصل کریں گی۔

یہاں سے ہم شاہی باغ گئے جہاں حضرت راجو شہیدؒ اپنے اکیس ساتھیوں کے ساتھ، اورنگ زیب کے دورِ صوبہ داری میں شہید کردئے گئے اس زمانہ میں مہدویوں کا غیر معمولی عروج دیکھ کر علمائے احمد آباد نے مقامی امیروں کے توسط سے حاکم سید پور کے ذریعہ مجاہد خاں مہدوی

PDF Created with deskPDF PDF Writer - Trial :: http://www.docudesk.com

رئیس پالنپور کے نام حضرت راجو شہیدؒ گو جو بندگیمیاں سید نجیؒ کی اولا د سے تھے مباحثہ کے لئے طلب کیا آپ اپنے اکیس ساتھیوں کے ساتھ فوراً روانہ ہو گئے۔ ملاؤں کو اس بات کا یقین کامل تھا کہ بحث میں مہدوی اپنے مخالف کو قائل کر کے چھوڑتے ہیں اس لئے ثبوتِ مہدی میں مجلسِ مباحثہ آراستہ کرنے کے بجائے بغیر کسی عذر و گناہ کے تمام اکیس بزرگانِ دینِ متین کو شہر سے کچھ فاصلہ پر واقع شاہی باغ میں شہید کر دیا گیا۔ یہ مقام شہر میں موجودہ قائم کئے گئے .A.T.S یعنی Anti Terrorist Squad (مخالف دہشت گرد دستہ) جیل کے پیچھے واقع ہے۔ یہاں پولیس کونٹر پر زائرین کے نام اور تعداد درج کروا کر اندر جانا پڑتا ہے۔ یہ باغ کافی وسیع اراضی پر مشتمل تھا۔ عدم نگرانی و توجہ کے سبب اراضی کا ایک بڑا حصہ مذکورہ جیل کے اور باقی سرکاری عمارات کے قبضہ میں چلا گیا۔ لیکن اس وقت صورتِ حال کافی اطمینان بخش ہے۔ پورے گجرات میں ایک مرکزی کمیٹی کے تحت تمام مقاماتِ مقدسہ، حظیروں اور اراضیات کا، بڑی خوبی اور منصوبہ بند طریقوں سے انتظام کیا گیا ہے۔ ہر جگہ تعمیراتی کام جاری ہے جس پر کروڑوں کا صرفہ مشغول ہے۔ سدراسن، پٹن، کپڑ ونج میں زیادہ بڑی تعمیرات ہو رہی ہیں۔ ہمارے ساتھی جناب رحمان خان صاحب مہمند زئی نے بھی ۲۰۰۹ء میں اپنے صرفہ سے چند سرچ لائٹ روضۂ صدیقِ ولایت حضرت شاہ خوندمیرؓ میں نصب کروائی تھیں۔ 2010ء میں بھی جناب محمد معین الدین خاں صاحب دولت زئی کی قیادت میں ایک قافلہ ان ہی زیارتوں کے لئے گیا۔ اسوقت اجمیر شریف کی بھی زیارتیں کی گئیں۔

ہماری دوسری منزل موضع انوندرہ میں حضرت شاہ نظامؓ کا دائرہ ہے۔ یہاں رات میں قیام رہا۔ یہاں حضرت شاہِ نظامؓ، بی بی خونزہ گوہرؒ، بنت حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ، زوجۂ حضرت سید محمود شاہؒ، بی بی کد بانو بنتِ حضرت محمود شاہؒ، میاں عبدالوہابؒ بن میاں عبدالمؤمنؒ، میاں عبد الغفورؒ، میاں عبدالمومنؒ بن میاں عبدالملکؒ اور، عالم باللہ میاں عبدالملک سجاوندیؒ (مصنف سراج الابصار) آرام فرما ہیں۔ صاحبِ ''سراج الابصار'' حضرت میاں سید عبدالملک سجاوندی قوم

PDF Created with deskPDF PDF Writer - Trial :: http://www.docudesk.com

مہدویہ میں ،تصنیف سراج الابصار کی وساطت سے معروف ہیں ۔آپؒ کے جد حضرت خواجہ طیجاؒ بن امام جعفرِ صادقؓ سجاوند کے رہنے والے تھے یا سجاوند کو اپنا مسکن بنایا تھا۔حضرت مہدی علیہ السلام نے حضرت شاہِ دلاورؓ کو یہ بشارت بھی دی کہ میاں دلاورؓ تمہارے پاس علمائے ظاہری و باطنی دونوں آتے رہیں گے۔اور فرمایا کہ تمہارے آگے علمائے باللہ اپنے زانوں تہہ کریں گے۔حضرت امام علیہ السلام کی پیشن گوئی کیسے رد ہوسکتی ہے۔حضرت امام علیہ السلام کی پیشن گوئی کے مطابق میاں عبدالملکؒ سجاوندی کا،حضرت شاہ دلاورؓ کے دائرہ میں آنا شروع ہوا۔آپؒ حضرت شاہ دلاورؓ کے بیان قران،حسن اخلاق،کشف مغائبات اور بیان وکلام اور اوصاف حمیدہ سے اس قدر متاثر ہوئے کہ مہدیت کی تصدیق کا شرف حاصل کیا۔آپؒ کے ہاتھ پر بیعت اور ترکِ دنیا کے فرض کی تکمیل کی اور ہمیشہ آپ کی صحبت اختیار کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔شاہِ دلاورؓ نے عرض کیا کہ میاں ملک تم کیوں کر میری صحبت میں رہ سکتے ہو؟ میاں عبدالملکؒ نے سبب دریافت کیا کہ کیا امر مانع ہے؟ حضرت شاہ دلاورؓ نے عرض کیا کہ میاں تم عالم الاکمل ہو۔یہ فقیر امّی ہے قُل کو کُل کہتا ہوں۔تم کو شکوک گھیر سکتے ہیں۔میاں عبدالملکؒ نے فریا کہ میاں آپ کا کُل میرے قُل پر افضل ہے۔میں امیدوار نعمتِ باری تعالیٰ ہوں میں بھی قُل کو کُل ہی کہوں گا اور اسی کو حق جانوں گا۔میاں عبدالملکؒ سفر اور حضر میں ہمیشہ حضرت شاہِ دلاورؓ کے ساتھ ہی رہے اور اپنے مرشد کی کمال خوشنودی حاصل کی۔حضرت مہدیؑ کی بشارت کے مطابق،کہ میاں دلاورؓ کے آگے وقت کے علمائے کبار زانوں تہہ کریں گے،شاہِ دلاورؓ نے اسی بشارت کے تحت آپؒ کو **عالم باللہ** فرمایا۔

اپنے مرشد حضرت شاہِ دلاورؓ کے اصرار پر آپؒ نے علی متقی کے رسالہ ردالمہدی کے جواب میں ایک کتاب بزبانِ عربی ''**سراج الابصار دافع ظلم عن اھل الانکار**'' تصنیف کی۔تصدیقِ مہدیؑ سے قبل آپؒ نے بزبانِ عربی بے شمار تصانیف تحریر کی ہیں اسی سبب آپ عرب

PDF Created with deskPDF PDF Writer - Trial :: http://www.docudesk.com

ممالک میں بھی معروف ہیں۔شاہِ نظامؓ کے آستانہ سے تین کلومیٹر کے فاصلہ پر بمقام کڑی اور دو بزرگان کی زیارت کی۔۲۰۰۹ء میں یہاں نہیں آئے تھے۔

آپ تمام کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کے بعد صبح ساڑھے آٹھ بجے کھانبیل کے لئے سفر شروع کیا یہاں میدانِ کارزار کی زیارت کی جہاں شہداء کے خون سے اب بھی زمین سرخ ہے جو دیکھی جاسکتی ہے۔یہاں حضرت شاہِ خوندمیرؓ کے صاحبزادے میاں شہاب الحقؒ کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کے بعد پیدل ہی چند قدم کے فاصلے پر اس جگہ گئے جہاں بی بی فاطمہؓ زوجۂ میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایت حاملِ بارِ امانت رضی اللہ عنہ بنتِ امام مہدی علیہ السلام، بوا بی صاحبہؓ زوجہ اول حضرت سید محمود سیدنجی خاتم المرشدؓ آرام فرما ہیں۔یہاں سے اور چند قدم فاصلہ پر روضہ گنجِ شہداء ہے یہاں اکتالیس (۴۱) فقراء کو جو گھر کی خواتین کی حفاظت پر معمور تھے، جنگ کے پہلے دن عینل لعین کی حزیمت خوردہ فوج گھبراہٹ اور ہیبت کے عالم میں میدانِ جنگ سے بھاگتی ہوئی ان فقرأ کو شہید کرڈالا۔

کھانبیل میں اُس مقام کو دیکھ کر ہماری آنکھیں پُر نور ہوگئیں جہاں کبڈی کھیلی گئی تھی۔یہ سنتِ رسولؐ ہے۔جنگِ بدر سے قبل رسول اللہ ﷺ نے کُشتی کا اہتمام کیا تھا کیوں کہ ہر کوئی جنگ میں شریک ہوکر شہادت حاصل کرنے کے لئے بے چین و بے قرار تھا آپؐ نے کُشتی کا مقابلہ رکھا اور کہا کہ جو کوئی فاتح ہوگا وہی جنگ میں شریک ہوگا۔یہ شرط اس لئے بھی ضروری تھی کہ گھر کی خواتین کی حفاظت کا بندو بست ہوسکے۔کبڈی میں ہار جانے والوں کو، جو اکتالیس کی تعداد میں تھے، حضرت شاہِ خوندمیرؓ نے دائرہ میں خواتین کی حفاظت پر مقرر کیا اور تاکید کی کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے اس جگہ سے ہٹنا نہیں۔ان اکتالیس شہداء کے اسمائے مبارک کی لوح صرف گجراتی زبان میں ہے۔

پٹن گئے، پٹن میں حضرت بندگیمیاں شاہِ خوندمیرؓ کے ساتھ آپؓ کے صاحبزادے حضرت

PDF Created with deskPDF PDF Writer - Trial :: http://www.docudesk.com

بندگیمیاں سید جلالؒ، برادر حضرت بندگیمیاں سید عطنؒ عطاء اللہ، ماموں میاں ملک حمادؓ اور خالو میاں ملک میانجیؒ کے جسمِ مبارک ہیں۔ یہاں سوسن ندی کے کنارے روضہ ہے جس کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ یہاں سے ہم لوگوں نے سدراسن کا قصد کیا۔ دن کے دو بجے یہاں پہنچے۔ یہاں حضرت بندگیمیاں شاہِ خوندمیرؓ کے ساتھ آپؓ کے صاحبزادے حضرت بندگیمیاں سید جلالؒ، برادر حضرت بندگیمیاں سید عطنؒ عطاء اللہ، ماموں میاں ملک حمادؓ اور خالو میاں ملک میانجیؒ کے سرِ مبارک دفن ہیں۔ ڈھائی بجے یہاں سے نکل کر فتح کوٹ رادھن پور پہنچتے پہنچتے پونے پانچ بج گئے۔ یہاں پر میاں عبدالملک الہدادؓ فرزند میاں ابوبکرؓ صدیقی کی زوجہ بڑن بیؓ بنتِ امام مہدی علیہ السلام کی زیارت کرتے ہی نکل گئے۔

دساڑھ میں میاں بھائی مہاجر رضی اللہ عنہ ہیں۔ بھائی مہاجرؓ کو مہدیؑ نے یہ بشارت دی تھی کہ بھائی مہاجرؓ ہمارے ہر سلسلے میں تمہارا بہرہ تقسیم ہوگا۔ میاں بھائی مہاجرؓ کی زیارت کے بعد کپڑ ونج کے لئے نکلے۔ دساڑھ سے کپڑ ونج کا فاصلہ 180 کلومیٹر ہے جو تین گھنٹے میں پورا ہوا۔ ہائی وے کی سڑکیں بہت کشادہ اور صاف ہیں۔ رستوں میں روشنی سے چمکنے والے نشان راہروؤں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ ۱۲ دن کے سفر میں ایک منٹ کے لئے بھی بجلی نہیں گئی۔ پانی کی فراوانی ہے زمینی پانی بھی جو اکثر دیہاتوں اور جنگلوں میں استعمال ہوتا ہے میٹھا ہے۔ ہمارے حظیرے دیہاتوں اور جنگلوں میں واقع ہیں یہاں ایک مکان کے لئے بھی بجلی پہنچائی گئی ہے۔ بڑی سڑکوں سے ہٹ کر اندر دیہاتوں میں چھوٹے، کچے راستے ہیں لیکن موٹر گاڑیوں کے گزرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ ٹاٹا سومو سے کچھ بڑی گاڑیوں کو یہاں طوفان کہا جاتا ہے۔ یہاں کے ڈرائیور کافی ماہر اور خوش اخلاق ہیں۔ ہوٹلوں میں کھانا اچھا لیکن نمک نہیں کے برابر ہوتا ہے ایک لحاظ سے یہ اچھا ہے کیوں کہ بلڈ پریشر کے مریض کو جہاں اس سے فائدہ پہنچتا ہے وہیں اچھے خاصہ آدمی کا پارہ چڑھنے نہیں پاتا جو اکثر سفر میں ہم سفر افراد کے درمیان بدمزگی کا باعث بنتا ہے۔

PDF Created with deskPDF PDF Writer - Trial :: http://www.docudesk.com

ہر حظیرہ میں زائرین کے ناموں کا اندراج پتہ کے ساتھ ہوتا ہے جو ایک اچھی بات ہے۔حضرت خلیفہ گروہ مہدویہ ملک الہٰد ادؓ کے قدموں میں پونے تین بجے پہنچے۔حضرت ملک الہٰد ادؓ جس وقت مہدی علیہ السلام کے پاس قدمبوسی اور تصدیق کے لئے پہنچے، حضرت مہدی علیہ السلام نے آپؓ سے دریافت کیا ''میاں ملکؓ تمہارا اصل وطن کون سا ہے'' آپؓ نے فرمایا ''میرا نجیؓ ہم کو لوگ باڑی وال کہتے ہیں'' حضرت امام علیہ السلام نے کہا ''بے شک حضرت محمد عرب میں پیدا ہونے سے عرب کو شرف حاصل ہے۔بندہ جون پور میں پیدا ہوا اسی سبب جونپور کو شرف ملا اسی طرح تمہارے سبب مرو کے، باڑی وال کو شرف نصیب ہوا۔

سوا پانچ بجے بھیلوٹ شریف پہنچے یہاں حضرت بندگی میراں سید محمودؓ ثانی مہدیؑ کی قدم بوسی نصیب ہوئی۔حضرت ثانی مہدیؓ ابنِ حضرت امام آخرالزماں مہدیٔ موعود علیہ الصلوٰۃ السلام ۸۶۸ ہجری بروز دوشنبہ بمقام جونپور صبح صادق تولد ہوئے اور ۴؍ رمضان ۹۱۷ ہجری مطابق ۱۱؍ نومبر ۱۵۱۱ء آپؓ نے اس دُنیائے فانی سے بقائے خیر کی طرف ہجرت فرمائی۔حضرت امامنا علیہ السلام نے فرمایا کہ بھائی میاں محمودؓ میرے سر کا تاج ہیں۔آپؓ کے علاوہ بی بی ملکانؓ، بنتِ بندگیمیاں لاڑ شاہؓ صدیقی، ام المومنین بی بی کد بانوؓ بنتِ عثمان باڑی وال، زوجہ حضرت بندگیمیاں سید سلام اللہؓ (برادر بی بی الہٰدادیؓ) اور حضرت بندگی میاں سید عبدالحئی روشن منورؓ کی زیارت کی۔بھیلوٹ شریف میں حضرت پیرومرشد میاں سید عطن شہاب مہدوی ابنِ حضرت سید شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت علامۃ العصر مولٰنا سید نصرت علیہ الرحمہ مولف کحل الجواہر نے اپنے کثیر سرمایہ سے حال ہی میں زائیرین کی سہولت اور آرام کی خاطر قدیم عمارت سے متصل ایک وسیع وعریض عمارت تیار کی ہے جس میں انتہائی کشادہ ہال ہیں برقی، پانی اور پکوان کا معقول انتظام کیا ہے۔مرکزی راستہ سے حظیرۂ معلیٰ تک سمنٹ کی سڑک بھی تعمیر کی ہے۔یہاں ایک رات قیام رہا۔صبح ۸ بجے جالور براہ دانتی واڑہ کے لئے روانہ ہوئے۔دانتی واڑہ

PDF Created with deskPDF PDF Writer - Trial :: http://www.docudesk.com

میں جوموضع پالن پور کا علاقہ ہے، حضرت بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کی اولاد کے ساتھ جملہ پندرہ شہداء دفن ہیں۔ یہاں سے کچھ فاصلہ پرایک اور مقام کڑی ہے یہاں بھی تین مزارات ہیں۔گزشتہ سفر میں پہلی کڑی جوشاہِ نظامؓ کے آستانہ کےقریب ہے، دانتی واڑہ اوراس سےقریب دوسری کڑی کی زیارت نہیں کر سکے تھے۔

ان کی زیارت کے ساتھ ہی جالور راجستھان کے لئے روانہ ہو گئے۔یہاں پہنچنے کے دوسرے ہی دن حضرت سید محمود سید نجیؓ خاتم المرشد کی بہرۂ عام تھی۔پیرومرشد حضرت سید عطن سلمان خوندمیری (مشیرآباد) نے نان ریزہ تقسیم کیا۔بعد تسبیح جلسہ کا انعقادعمل میں آیا جس کواحقر کے علاوہ حضرت سلمان خوندمیری صاحب قبلہ نے اپنے مخصوص انداز میں جلسہ کومخاطب کرتے ہوئے سامعین کوکافی حدتک مسحور کردیا۔ڈبھوئی اورحیدرآباد سے کثیر زائرین کی شرکت سے اندازہ ہوتا تھا کہ لوگ اپنے بزرگانِ دین سے بے پناہ محبت وعقیدت کا جذبہ اپنے دل میں رکھتے ہیں۔

شہر جالور ہمارا آخری آستانہ تھا یہاں سے صبح ۹ بجے دن واپس ہالول کے لئے نکلے۔۱۶/ محرم ۱۴۳۳ ہجری ۱۲/ ڈسمبر ۲۰۱۱ء بروز دوشنبہ کوحضرت بندگیمیاں شاہِ خوندمیرؓ کے حظیرہ چاپانیر آگئے یہاں ۱۴/ ڈسمبر تک قیام رہا ۱۹/ محرم ۱۴۳۳ ھ ۔۱۵/ ڈسمبر ۲۰۱۱ء بروز پنجشنبہ راجکوٹ اکسپرس سے حیدرآباد کا سفرشروع ہوا جو ۱۶ ڈسمبر ۲۰۱۱ء بروز جمعہ دن کے گیارہ بجے ختم ہوا۔

PDF Created with deskPDF PDF Writer - Trial :: http://www.docudesk.com